اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1: آدمی آدمی سے ملتا ہے

دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

تشریح:

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے روزمرہ کی زندگی میں بہت سے لوگوں سے پالا پڑتا رہتا ہے۔ لیکن ہم مزاج لوگ بہت مشکل سے ملتے ہیں ۔سائل کے اردگرد بھی بے شمار لوگ ہیں مگر بہت کم ایسے ہیں جو اس کے مزاج میں یا جو اس کے حساس جذبات کو سمجھ سکتے ہیں زندگی میں آدمی سے آدمی ملتا ہے میری ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا ہے مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی کے ساتھ مل جائے یعنی ایسا بہت مشکل ہوتا ہے کہ انسان اپنا دلی اور قلبی تعلق ہر کسی سے قائم کرے۔

شعر نمبر ۲: بھول جاتا ہوں میں ستم اس کے

وہ کچھ اس سادگی سے ملتا ہے

تشریح:

غزل کے اس شعر میں شاعر اپنے محبوب کی ایک خوبی تذکرہ کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب جب بھی مجھ سے ملتا ہے۔ اس خوبصورتی اور سادگی سے ملتا ہے کہ اس کا رستہ بھول جاتا ہے۔ چاہے محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے تڑپتا ہے اور سوچتا ہے کہ جب اس کا محبوب اس کے سامنے آئے گا تو وہ شکوہ کرے گا۔ اپنی امی ابو کو بتائے گا کہ کتنی راتوں سے نہیں سویا جب میں بک سامنے آتا ہے تو ساری تکلیف اس کا معصوم اور بھولا سا چہرہ دیکھنے سے دور ہو جاتی ہیں۔

شعر نمبر ۳: آج کیا بات ہے کہ پھولوں کا

رنگ تیری ہنسی سے ملتا ہے

تشریح:

غزل کے شعر میں شاعر اپنے محبوب کی مسکراہٹ اور اسی کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے محبوب کی ہنسی میں یہ خوبصورتی ہے کہ اس کی ہنسی کا رنگ پھولوں سے ملتا ہے۔ شاعر اپنے محبوب کی مسکراہٹ کو پھولوں سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میرا محبوب جب مسکراتا ہے تو پھولوں جیسا دکھائی دیتا ہے۔

شعر نمبر۴: سلسہ، فتنہ قیامت کا

تیری خوش قامتی سے ملتا ہے

تشریح:

شعر میں شاعر اپنے محبوب سے محبت کا ایک خوبصورت اندازبیان کرتا ہے ،شاعر کہتا ہے کہ اگر میرا محبوب میرے پاس ہے تو مجھے زندگی کسی تکلیف اور دکھ کی پروا نہیں ہوتی۔ یعنی جب میرے دل کو اپنے محبوب کے قرب کا قرار و سکون حاصل ہو جائے تو پھر دنیا کا کوئی دکھ دے لے دکھ نہیں ۔صاحب بوک لمبے قد کی تعریف میں کہتا ہے کہ تیرا لمبا قد میرے دل کو بہت بھاتا ہے۔

شعر نمبر۵: مل کر بھی جو کبھی نہیں ملتا

ٹوٹ کر دل اسی سے ملتا ہے

تشریح:

شاعر سے اس کا محبوب بے رخی سے ملتا ہے۔ مگر صاحب کو صرف اسی سے ملنے کی چاہ ہے وہ صرف اسی سے ملنا چاہتا حصار کا محبوب شاعر سے دور رہتا ہے۔ اس کی چاہتوں کا گرم جوشی سے جواب نہیں دیتا پھر بھی سارے کو اس سے ملنے کی چاہتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب میرے قریب رہ کر بھی قریب نہیں ہے میں اسے اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہوں۔ مگر وہ میرا ساتھ نہیں دیتا اس کی لاپروائی اور بے پرواہی نے میرا دل توڑ دیا ہے۔ مگر یہ میری محبت ہے کہ دل پھر بھی اسی سے ملتا ہے اس لئے دل نہیں چاہتا ہے کہ میں ہر پل اسی کے ساتھ رہوں۔

شعر نمبر ۶: کاروبار جہاں سنور تے ہیں

ہوش جب خودی سے ملتا ہے

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے کہا ہے کہ جب محبوب سے محبت کا یہ عالم ہو جاتا ہے کہ ہعش اور بے کودی ایک ہو جایئں ،جب محبوب کی چاہت میں عاشق ہوش کی کیفیت کو بھلا کر بے خودی کے عالم میں آجائے تو پھر عشق و محبت کی دنیا کے کاروبار سنور جاتے ہیں یعنی محبوب کو امنے عاشق کی چاہت کا یقین آجاتا ہے تو چاہنے والے کے دل کو قرار اور روح کو سکون آجاتا ہے۔اس کے دل کا کاروبار سنور جاتا ہے، اس کی محبت کی دنیا میں قرار حاصل ہو جاتا ہے۔

شعر نمبر ۷۔ روح کو مزا محبت کا

دل کی ہمسائیگی سے ملتا ہے

تشریح:

اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ محبوب سے دوری دل کی تکلیف کا باعث ہوتی ہے شاعر کو محبت کا مزہ محبوب کی قربت نہیں آتا ہے اس لیے وہ اپنے محبوب سے دور نہیں رہنا چاہتا ہے کہ روح دل کا بھی آپس میں محبت کا رشتہ قائم ہے روکے بغیر دل کا اور دل کے بغیر روح کا تصور بھی ناممکن ہے بالکل اسی طرح میں اپنے محبوب سے محبت اور پیار کرتا ہوں جس طرح کو دل سے ہمسائیگی میں سکون و قرار حاصل ہوتا ہے بالکل اسی طرح مجھے بھی

اپنے محبوب کی قربت میں سکون حاصل ہوتا ہے۔ میری زندگی کا لطف اور مزہ بھی محبوب کی محبت اور چاہت سے قایم ہے۔

(کلیات جگر)